احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 20

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 18 فروری 2003ء 16 ذوالحج 1423 ہجری- 18 تبلیغ 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 38

منگل 18 فروری 2003ء

محبت الٰہی اور بخشش کی دعا

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک وفاشعار رفیق منشی رستم علی صاحب کو فرمایا کہ سجدہ میں دن رات کئی دفعہ یہ دعا پڑھیں۔

یَا اَحَبَّ مِنْ کُلِّ مَحْبُوبٍ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِکَ الْمُخْلَصِیْنَ- (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر سوم صفحہ 74 ملفوف نمبر 117)

ترجمہ: اے ہر پیارے سے زیادہ پیاری ہستی مجھے میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل کرلے۔

حضور انور کی طرف سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا

صحت پہلے سے بہتر ہے مگر پھر بھی دعاؤں کی ضرورت ہے

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ:- خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی صحت کے بارہ میں درج ذیل اعلان فرمایا:-

''آخر پر اپنی طبیعت کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں- میری صحت پہلے سے تو بہت بہتر ہے- مگر پھر بھی ابھی دعاؤں کی ضرورت ہے- احباب دعاؤں میں یاد رکھیں-''

احباب جماعت درد دل کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں- مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام کو صحت کاملہ سے نوازے اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے- آمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 فروری 2003ء بروز ہفتہ بیت الفضل لندن میں مکرم شیخ محمد حسن صاحب آف لندن کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ چار احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی-

مکرم شیخ محمد حسن صاحب

مکرم شیخ محمد حسن صاحب ولد نور محمد صاحب لدھیانہ میں پیدا ہوئے- آپ جماعتی خدمات میں ہمیشہ مصروف رہے- لندن میں اخبار احمدیہ - النصر' ''الفضل انٹرنیشنل'' میں خدمات کی توفیق پائی- حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کرنا قابل فخر سمجھتے اس پہلو سے لمبا عرصہ لنگر خانہ لندن سے منسلک رہے-

حضور انور نے ہومیوپیتھی ادویات کے ڈبے مختلف ممالک میں بھجوانے کا ارادہ کیا تو آپ کو اس میں بھی بنیادی کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی- آپ

باقی صفحہ 7 پر

محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

اہل ربوہ کیلئے عیدالاضحیہ کے موقع پر وسیع دعوت طعام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پاکستان سے ہجرت کو انیس سال کا لمبا عرصہ بیت چکا ہے- اہل ربوہ اور خلیفۃ المسیح میں یہ ظاہری جدائی کسی امتحان سے کم نہیں- اگر ربوہ کے باسی اپنے امام کو یاد کرتے ہیں تو ان کا امام بھی اپنے دل میں ہمہ وقت ان کو بسائے رکھتا ہے-

چنانچہ امسال بھی قربانیوں کی عید سعید کے موقع پر مورخہ 14 فروری 2003ء بروز جمعۃ المبارک شام پونے آٹھ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اہل ربوہ کی خوشی اور دلداری کیلئے ایک وسیع ضیافت دی- جس کا اہتمام دارالضیافت کی انتظامیہ نے مرد احباب کیلئے احاطہ لجنہ اماء اللہ پاکستان اور خواتین کیلئے احاطہ تحریک جدید میں کیا تھا-

موسم سرما کے آخری دنوں کی یہ شام عجیب سہانا منظر پیش کر رہی تھی- اپنے آقا کی طرف سے دعوت ملنے کے بعد اس کے غلام قطاروں میں چلتے جا رہے تھے- ایک لمبی قطار پر امن طریقے سے آہستہ آہستہ ضیافت میں شرکت کیلئے گیٹ سے داخل ہو رہی تھی- دارالضیافت کی طرف سے حسب سابق وسیع انتظامات کئے گئے تھے- ہر طرف روشنی ہی روشنی تھی اور احاطہ میں کھانے کیلئے سٹینڈ اور میزیں ایک خاص ترتیب سے لگائی گئی تھیں- مدعوین مردوں کی تعداد دو ہزار سے زائد اور خواتین کی تعداد چھ صد سے زائد تھی- اس دعوت کے شرکاء میں ربوہ کے تمام جماعتی اداروں کے تمام کارکنان' ناظران' وکلاء' افسران صیغہ جات' ربوہ میں متعین مربیان' چھ سے زیادہ ممالک سے تشریف لانے والے مہمان' صدران محلہ جات' ہر محلہ سے نمائندگان' ربوہ کی تمام بیوت الذکر کے خادم' چوکیداران' یتامیٰ اور ایسے غرباء جن کو عموماً ایسی ضیافتوں میں شرکت کا موقع نہیں ملتا- ان کے علاوہ راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والوں کے لواحقین' اسیران راہ مولیٰ اور ان کے اہل خانہ بھی مدعو تھے- اسی طرح خواتین میں تمام جماعتی اداروں کی کارکنات' ناظران' وکلاء' افسران صیغہ جات اور بیرون ملک مقیم مربیان کی بیگمات' تمام محلہ جات سے نمائندہ خواتین' بیوگان' غریب خواتین اور بعض دیگر مستورات شامل تھیں-

مردوں میں احاطہ لجنہ کی جنوبی طرف 35-40 کرسیاں اور میزیں لگا کر خوبصورت سٹیج بنایا گیا تھا جس پر تمام شعبوں کی نمائندگی کرنے والے احباب اور بزرگان تشریف فرما تھے-

تمام انتظامات مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت کی زیر نگرانی کئے گئے- ان کے ساتھ انصار اور خدام میں سے ایک مستعد ٹیم نے خدمات سر انجام دیں- دعوت کے آخر پر آٹھ بجکر 20 منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی- جس کے بعد یہ پروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی- اس عشائیہ میں آقا کی طرف سے مہمان نوازی اور غلاموں کی محبت و عقیدت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی- روئے زمین پر ایسی بہت کم تقاریب ہوں گی کہ تقریب کا میزبان بہت دور بیٹھا ہے اور اس کے غلام ربوہ میں اس کی مہمان نوازی کا لطف اٹھا رہے ہوں- اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب یہ دوریاں مٹ جائیں اور دید کے ترسوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں-

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ: ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1968ء ②

جون — مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر سیموئل کی جرمنی آمد پر جماعت کی طرف سے انہیں قبولیت دعا کا چیلنج دیا گیا مگر انہوں نے قبول نہ کیا۔

24 جولائی — صدر لائبیریا ولیم ٹب مین کی دعوت پر انگلستان کے احمدی مربی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے لائبیریا کا ایک ہفتہ کا سرکاری دورہ کیا۔

24 جولائی — حضرت حافظ ملک محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

31 جولائی تا 9 ستمبر — حضور کا سفر کراچی بذریعہ چناب ایکسپریس۔

30 اگست — حضرت چوہدری غلام محمد صاحب پوہلہ مہاراں رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1904ء) تفصیلی حالات رفقاء احمد جلد سوم میں درج ہیں۔

یکم ستمبر — حضور کا خدام کراچی سے خطاب۔

3 ستمبر — محترم مہاشہ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ کی وفات۔

5 ستمبر — حضرت علی گوہر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

9 ستمبر — محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب مالاباری مربی سلسلہ کی وفات۔

14 اکتوبر — ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے لئے ایٹم کے پرامن استعمال کی امریکن فاؤنڈیشن کی طرف سے انعام کا اعلان۔

18 تا 20 اکتوبر — مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات۔

25 اکتوبر — حضور نے تحریک جدید کے دفتر دوم کی ذمہ داری انصار اللہ پر ڈالی۔

4 نومبر — صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی دہلی میں صدر بھارت ڈاکٹر ذاکر حسین سے ملاقات۔

4,5 نومبر — شاہ جہان پور میں آل یوپی احمدیہ کانفرنس کا انعقاد۔

5 نومبر — حضرت چوہدری غلام حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1905ء)

10 نومبر — حضرت مولوی عبدالمنان صاحب کاٹھ گڑھی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

19 نومبر — حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔ آپ کی خودنوشت سوانح تجلی قدرت کے نام سے شائع شدہ ہے۔

21 نومبر — حضرت شیخ محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی وفات (بیعت 1907ء)

26 تا 28 دسمبر — جلسہ سالانہ۔ پہلی دفعہ سوئی گیس سے کھانا تیار کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ حاضری ایک لاکھ رہی۔

26 تا 28 دسمبر — سابا ملائیشیا میں احمدی جماعتوں کی چوتھی سالانہ کانفرنس۔

متفرق

— ربوہ میں طبیہ کالج کا اجراء ہوا۔

— حضور نے اپنی جگہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ مقرر فرمایا۔

— ماہنامہ Active Islam گوٹن برگ سویڈن سے شائع ہونا شروع ہوا۔

— لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کا قیام عمل میں آیا۔

— فرینکفرٹ مشن کی طرف سے سینیگال کے صدر کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔

— گیمبیا میں جماعت احمدیہ کی پہلی بیت الذکر کی تعمیر۔

65

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

دہریت کافور ہوگئی

حضرت میاں محمد دین صاحب جن کا نام تین سو تیرہ رفقاء میں تیسرے نمبر پر ہے۔ ان کی ہدایت کا موجب بھی براہین احمدیہ بنی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت میاں صاحب کے تعلقات حضرت منشی جلال الدین صاحب بلانوی کے بیٹوں سے تھے۔ 1893ء میں حضرت منشی جلال الدین صاحب رفیق حضرت اقدس (تین سو تیرہ میں نمبر اول پر) نے سیالکوٹ سے اپنے بیٹوں کے لئے حضرت مسیح موعود کی بعض کتب اپنے گھر گجرات بھجوائیں۔

حضرت منشی صاحب کے بڑے بیٹے مرزا محمد قیم صاحب نے ان کتب کا ذکر حضرت میاں محمد دین صاحب سے کیا اور کہا کہ تم دوسری کتابیں پڑھتے رہتے ہو یہ بھی پڑھ کر دیکھ لو۔

حضرت منشی صاحب نے فتح اسلام اور توضیح مرام کے بعد جب براہین احمدیہ پڑھنی شروع کی تو ساری دہریت اترنی شروع ہوگئی خود فرماتے ہیں۔

"براہین کیا تھی آب حیات کا بحر ذخار تھا۔ براہین کیا تھی ایک تریاق کوہ لافی یا تریاق اربعہ دافع صرع ولقوہ تھا۔ براہین کیا تھی ایک عین روح القدس یا روح مکرم یا روح اعظم تھا۔ براہین کیا تھی یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ تھی۔ ایک نور خدا تھا جس کے ظہور سے ظلمت کافور ہوگئی۔

آریہ برہمو دہریہ لیکچراروں کے بداثر نے مجھے اور مجھ جیسے اکثروں کو ہلاک کر دیا تھا اور ان اثرات کے ماتحت لایعنی زندگی بسر کر رہا تھا کہ براہین پڑھتے پڑھتے جب میں ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کو پڑھتا ہوں صفحہ 90 کے حاشیہ نمبر 1 پر اور صفحہ 149 کے حاشیہ نمبر 11 پر پہنچا تو معاً میری دہریت کافور ہوگئی اور میری آنکھ ایسے کھلی جس طرح کوئی سویا ہوا یا مرا ہوا جاگ کر زندہ ہو جاتا ہے۔

سردی کا موسم جنوری 1893ء کی 19 تاریخ تھی۔ آدھی رات کا وقت تھا کہ جب میں 'ہونا چاہئے' اور 'ہے' کے مقام پر پہنچا پڑھتے ہی معاً توبہ کی۔ کورا گھڑا پانی کا بھرا ہوا باہر صحن میں پڑا تھا۔ سرد پانی سے تہہ بند پاک کیا۔ میرا ملازم مسمی منگتو سو رہا تھا وہ جاگ پڑا۔ وہ مجھ سے پوچھتا تھا کیا ہوا کیا ہوا۔ لاچہ (تہہ بند) مجھ کو دو میں دھوتا ہوں مگر میں اس وقت ایسی شراب پی چکا تھا کہ جس کا نشہ مجھے کسی سے کلام کرنے کی اجازت نہ دیتا تھا آخر منگتو اپنا سارا زور لگا کر خاموش ہوگیا۔ اور گیلا لاچہ پہن کر نماز پڑھنی شروع کی۔ اور منگتو دیکھتا گیا۔

محویت کے عالم میں نماز اس قدر لمبی ہوئی کہ منگتو تھک کر سو گیا اور میں نماز میں مشغول رہا۔ پس یہ نماز براہین نے پڑھائی کہ بعد ازاں آج تک میں نے نماز نہیں چھوڑی۔ صبح ہوئی تو میں وہ محمد دین نہ تھا جو کل شام تک تھا۔ حضرت قبلہ منشی مرزا جلال الدین صاحب بلانی تشریف لائے تو ان سے پتہ پوچھ کر بیعت کا خط لکھ دیا۔ 1895ء میں حضرت صاحب سے دستی بیعت کی۔

(رجسٹر روایات رفقاء حضرت اقدس جلد 7 ص 46، 47)

کمال درجہ کی حیرت

حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری حضرت مسیح موعود کی پہلی ملاقات کے لئے 1887ء میں قادیان آئے۔ آپ حضور سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"غرض میں مرزا صاحب سے رخصت ہوا۔ چلتے وقت انہوں نے اس کمترین کو "براہین احمدیہ" اور "سرمہ چشم آریہ" کی ایک ایک جلد عنایت کی۔ انہیں میں نے پڑھا۔ ان کے پڑھنے سے مجھ کو معلوم ہوا کہ جناب مرزا صاحب بہت بڑے رتبے کے مصنف ہیں۔ خاص کر "براہین احمدیہ" میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر دیکھ کر مجھ کو کمال درجہ کی حیرت مرزا صاحب کی ذہانت پر ہوئی۔"

(رفقاء احمد: جلد 14 صفحہ 49: بابت حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری: ایڈیشن اول: جنوری 1971ء)

اس کے بعد حضور سے دوسری ملاقات کے لئے آپ 1894ء میں قادیان آئے اور بیعت کرلی۔

(رفقاء احمد: جلد 14 صفحہ 118)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد طابع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

20فروری 1956ء کو حضرت مصلح موعود نے فضل عمر ہسپتال ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا تھا

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بیگم زبیدہ بانی ونگ کا آغاز

ربوہ میں پہلی بار لفٹ سمیت جدید آلات اور سہولیات سے آراستہ جدید شعبہ

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

فضل عمر ہسپتال کی ابتداء

حضرت مصلح موعود نے جب نئے مرکز ربوہ کی بنیاد رکھی تو اس بات کی بھی منصوبہ بندی فرمائی کہ اس بستی میں تمام بنیادی سہولتیں مہیا ہوں۔ چنانچہ حضور کی ہی نگرانی میں ان منصوبوں پر کام شروع کیا گیا۔ باوجود اس کے کہ آزادی کے معابعد مالی وسائل کی شدید کمی کا سامنا تھا ایک کے بعد دوسرے منصوبے پر کام شروع ہوتا گیا۔ اس بے آب وگیاہ اور ویران زمین پر دفاتر بنے۔ اسکول بنے کالج کا آغاز ہوا اور 20فروری 1956ء کو حضور نے ربوہ کے نئے ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔ نماز عصر کے بعد حضور ہسپتال کے لئے مخصوص جگہ پر تشریف لائے۔ اور اپنے دست مبارک سے تین اینٹیں بنیاد میں رکھیں۔ ان میں سے ایک اینٹ قادیان سے لائی گئی تھی۔ پہلی اینٹ کے نصب ہوتے ہی ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ اس کے بعد ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی گئی۔

21مارچ 1958ء کو حضرت مصلح موعود نے شام ساڑھے پانچ بجے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ فضل عمر ہسپتال کی نو تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح فرمایا۔ آپ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے ساتھ تشریف لائے۔ تقریب کے آغاز پر تلاوت حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی۔ اسی موقعہ پر محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے حضور کی خدمت میں بیت المبارک کی ایک اینٹ پیش کی۔ حضور نے اس اینٹ سے بیت یادگار کا سنگ بنیاد رکھا۔ 1958ء میں ہسپتال کی عمارت میں آؤٹ ڈور، لیبارٹری ایکسرے اور دو وارڈز مکمل ہوئے تھے۔ 1958ء سے لے کر 1983ء تک مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب جیسے دعاگو بزرگ ڈاکٹر فضل عمر ہسپتال کے چیف میڈیکل آفیسر رہے۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب کی آمد کے ساتھ اس ہسپتال میں سپیشلسٹ یونٹ قائم ہونے کا آغاز ہوا اور مختلف شعبے قائم ہونے شروع ہوئے۔

شعبہ گائنی کی مختصر تاریخ

اپنے قیام سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہسپتال تدریجی ترقی کرتا رہا ہے۔ ایک کے بعد دوسرے شعبے کا اضافہ ہوتا رہا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کے آغاز کے وقت شعبہ گائنی کی سربراہ محترمہ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ (LSMF) تھیں ڈاکٹر صاحبہ 1959ء میں ریٹائر ہوئیں۔

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ (MBBS) نے 1965ء میں اپنی خدمات کا آغاز کیا اور 19 برس تک خدمت کی توفیق پائی۔ مختلف اوقات میں ان کے ساتھ 7 ڈاکٹروں نے کام کیا۔ اس دور میں یہ شعبہ مسلسل خدمت خلق کے جذبے کے تحت علاقے کی خواتین کو مناسب طبی سہولتیں مہیا کرتا رہا۔

اس شعبے نے جدید خطوط پر آراستہ یونٹ کی حیثیت سے 1985ء میں کام شروع کیا جب محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ (FRCOG) نے شعبے کی سربراہ کی حیثیت سے چارج لیا۔ تو اس شعبے میں آپریشنز اور دیگر Procedurs کا آغاز ہوا۔ ابتداء میں صرف ایک نرس اور دو اپرنٹس نرسیں شعبے کو مہیا کی گئیں تھیں لیکن رفتہ رفتہ عملے میں بھی اضافہ ہوا۔ اللہ کے فضل سے مشینیں بھی مہیا کی گئیں اور مریضوں کے لئے بہتر سہولتیں میسر آنے لگیں۔

نئے ونگ کے منصوبے کی ابتداء

اپریل 2000ء میں مکرم شریف احمد بانی صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ اپنی والدہ محترمہ زبیدہ بانی صاحبہ کی یاد میں فضل عمر ہسپتال میں ایک نیا یونٹ تعمیر کرانا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ خواتین کے لئے ہسپتال میں ایک علیحدہ حصہ بنایا جائے۔ چنانچہ اس منصوبے کی پلاننگ شروع کی گئی۔ لاہور کے ایک ماہر احمدی آرکیٹکٹ مکرم طارق صاحب نے رضاکارانہ طور پر نقشہ بنانے کا کام شروع کیا۔ وسط 2001ء میں 36000 مربع فٹ کی عمارت کا نقشہ تیار ہوا۔ نقشے کی تکمیل اور عمارت کی تعمیر کے دوران مکرم طارق صاحب بار بار ربوہ تشریف لا کر اپنے فرائض ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اگست 2001ء میں تعمیر کا آغاز ہوا اور اٹھارہ ماہ کے قلیل عرصہ میں یہ عمارت مکمل ہوئی۔ تعمیر کی نگرانی کے فرائض انتظامیہ فضل عمر ہسپتال نے ادا کئے۔

عمارت

اس نئے بلاک کی تین منزلہ عمارت 40 ہزار مربع فٹ کے مسقف حصہ پر مشتمل ہے۔ اس کا بیرونی حصہ سبز اور بادامی رنگ کا ہے۔ اور اس میں استعمال ہونے والے شیشوں کو بھی ہلکے سبز رنگ کا رکھا گیا ہے۔ عمارت کا ڈیزائن اس طرح بنایا گیا ہے کہ ہر طرف سے دیکھنے پر عمارت خوبصورت نظر آتی ہے۔ لوئر گراؤنڈ فلور اور اپر گراؤنڈ فلور کو داخلے کے لئے علیحدہ علیحدہ راستے دیئے گئے ہیں تاکہ آمد و رفت میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ اس کو بناتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ عمارت کا اندرونی حصہ روشن نظر آئے۔ لاہور کی ایک ماہر فرم کے مشورے سے بجلی کا انتظام اس طرح کیا جا رہا ہے کہ اس کے خرچ میں 25% کی کمی متوقع ہے۔ ربوہ کی یہ پہلی عمارت ہے جو مکمل طور پر Frame Construction پر بنائی گئی ہے۔

لفٹ (Elevator) کی سہولت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ربوہ کی پہلی عمارت ہے جس میں لفٹ (Elevator) کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔ اس لفٹ کا سائز اس طرح رکھا گیا ہے کہ مریض کا بیڈ (Bed) سیدھا اندر جا سکے اور ایمرجنسی میں کسی قسم کی تاخیر یا دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بجلی کی رو معطل ہونے کی صورت میں ایمرجنسی بیک اپ (Emergency back up) کا انتظام رکھا گیا ہے۔

مشینری اور آلات

پاکستان میں شروع ہونے والے بہت سے طبی منصوبے اس وجہ سے افراتفری کا شکار ہوتے رہے ہیں کیونکہ منصوبے کی عمارت کے تیار ہونے کے باوجود مطلوبہ آلات اور مشینری ایک عرصہ تک میسر نہیں ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس یونٹ سے صرف عمارت میں اضافہ نہیں ہو رہا بلکہ مشینری اور آلات کی صورت میں بہت سی نئی سہولیات کا بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے درکار تمام اشیاء جن میں سے بہت سی اشیاء بیرون ملک سے درآمد کی گئی ہیں۔ عمارت کی تکمیل سے پہلے ہسپتال میں پہنچ کر ابتدائی کام کے مرحلے سے گزر چکی ہیں۔

لوئر گراؤنڈ فلور

اس منزل پر شعبہ گائنی کا آؤٹ ڈور بنایا گیا ہے۔ مریضوں کے معائنے اور مختلف تشخیصی سہولیات کے لئے اس میں کمرے بنائے گئے ہیں۔ مریضوں اور لواحقین کے بیٹھنے کے لئے کشادہ انتظار گاہ بنائی گئی ہے اور بچوں کے کھیلنے کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔ تشخیص کی مندرجہ ذیل سہولیات کے لئے اس منزل پر علیحدہ کمرے بنائے گئے ہیں۔

1- الٹرا ساؤنڈ مع ڈاپلر

حمل کے دوران تشخیص اور بچے کی نشوونما کو مانیٹر کرنے کے لئے الٹرا ساؤنڈ کی مسلمہ اہمیت ہے۔ اس غرض کے لئے ہسپتال میں الٹرا ساؤنڈ اور doppler کی جدید ترین سہولت مہیا کی گئی ہے۔

COLPOSCOPY-2

رحم کے کینسر کی تشخیص کے لئے Colposcopy کی سہولت موجود ہے۔

Mero pause clinic. اس مشین کو۔ یعنی سن یاس کی خواتین کی ہڈیوں کی کمزوری کو تشخیص کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سہولت پاکستان کے صرف چند ہسپتالوں میں میسر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہسپتال میں اولاد سے محروم مریضوں کے لئے Infertility clinic پہلے سے کام کر رہا ہے۔ اس کے لئے ہسپتال میں علیحدہ جگہ مخصوص کی گئی ہے۔ اس طرح علیحدہ Menopause بھی قائم کیا گیا ہے۔

بچوں کا آئی-سی-یو

پاکستان میں ایک بڑا مسئلہ نوزائیدہ بچوں کی نگہداشت کا ہے۔ ہمارے ملک میں ان بچوں کی شرح

اموات سری لنکا، بھارت بلکہ بنگلہ دیش سے بھی زیادہ ہے۔ اس کی ایک وجہ ملک میں نئے پیدا ہونے والے بچوں کے لئے سہولتوں کا فقدان ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے نئے یونٹ میں بچوں کے لئے انتہائی نگہداشت کا وارڈ قائم کیا گیا ہے۔ اس میں نئے پیدا ہونے والے بچوں کے لئے جدید سہولتوں کو مہیا کیا گیا ہے۔ ان سہولتوں میں مصنوعی سانس کی مشینیں (Mechanical Vantilators) انکیوبیٹرز (Incubators) وارمرز (Warmers) مانیٹرز، Blood gas Analyzer اور فوٹوتھیراپی کی مشینیں شامل ہیں۔

اپر گراؤنڈ فلور

اس منزل پر ایک آپریشن تھیٹر اور چار لیبر رومز اور شعبہ ایمرجنسی قائم کیا گیا ہے۔ آپریشن تھیٹر کا ڈیزائن جدید تقاضوں کے مطابق کیا گیا ہے۔ مریضوں کو اندر لے جانے کا علیحدہ راستہ بنایا گیا ہے اور ڈاکٹر صاحبان تھیٹر میں داخل ہونے سے قبل Scrub room سے ہو کر جائیں گے تاکہ اندر کسی قسم کے جراثیم نہ داخل ہو سکیں۔ اس آپریشن تھیٹر میں آکسیجن، نائٹرس اور Suction کی سہولت چھت سے آنے والی ٹیوبوں سے مہیا کی جائے گی۔ آپریشن کے معاً بعد مریض کو خاص نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے علیحدہ Recovery room بنایا گیا ہے۔ آپریشن تھیٹر میں Endoscopic سرجری کی سہولت پہلے سے موجود ہے۔

آپریشن تھیٹر کے علاوہ چار لیبر رومز بنائے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک لیبر روم ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ پاکستان میں یرقان کے مریضوں کی شرح کافی زیادہ ہے۔ اس پس منظر میں ایک طرف تو یہ ضروری ہے کہ ان مریضوں کو مناسب سہولت مہیا ہوں اور دوسری طرف اس امر کا اہتمام بھی ضروری ہے کہ جراثیم دوسرے مریضوں کو منتقل نہ ہو سکیں۔ اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے علیحدہ لیبر روم بنایا گیا۔

لیبر ایمرجنسی کے مریضوں کے لئے علیحدہ کمرہ رکھا گیا ہے اور اس کے ساتھ لواحقین کے لئے علیحدہ انتظار گاہ بھی بنائی گئی ہے تاکہ انہیں تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اس منزل پر آپریشن سے قبل آلات کو تیار کرنے اور Sterilize کرنے کے لئے Autoclave room بنایا گیا ہے اور ہنگامی صورت حال میں باہر نکلنے کے لئے ایمرجنسی راستہ بھی رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ گائنی کے مریضوں کے لئے علیحدہ post-operative bay بنائی گئی ہے۔

حمل کے دوران کچھ خواتین کو بلڈ پریشر بڑھ جانے کی وجہ سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں جو ماں اور بچے دونوں کے لئے خطرناک ہو سکتی ہیں۔ ایسے مریضوں کا علاج خاص پرسکون ماحول میں کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے Eclampsia Room علیحدہ بنایا گیا ہے۔

بعض مریضوں کو پیدائش سے قبل تھوڑے عرصے کے لئے ہسپتال میں رکھنا پڑتا ہے۔ اس کے لئے Artenatal day care centre بنایا گیا ہے اس کے ساتھ لواحقین کی انتظار گاہ بھی ہے۔

یہاں پر شعبہ انیستھیزیا کا دفتر بھی ہے۔ اس شعبے کے انچارج مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب ہیں۔

تیسری منزل

اس منزل پر مریضوں کو داخل کرنے کے لئے وارڈز اور پرائیویٹ رومز بنائے گئے ہیں۔ اس نئے یونٹ کے اضافے سے فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کو داخل کرنے کی گنجائش میں پچاس فیصد سے زائد اضافہ ہو جائے گا۔ اس یونٹ میں مجموعی طور پر 60 مریضوں کو داخل کرنے کی گنجائش ہوگی۔

وارڈ میں 36 مریضوں کی سہولت رکھی گئی ہے۔ وارڈ کی منصوبہ بندی میں یہ بات پیش نظر رکھی گئی ہے کہ جنرل وارڈ کو بھی کسی پرائیویٹ وارڈ کی طرز پر بنایا جائے۔ یعنی تین سے چار مریضوں کے لئے علیحدہ علیحدہ Bays بنائی گئی ہیں۔ یہ طبی نقطہ نگاہ سے موزوں بھی ہیں اور مریضوں کے آرام و سکون کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اس کے علاوہ چھ پرائیویٹ رومز ہیں۔ ان سب کو گرمیوں میں ایئرکنڈیشنڈ اور سردیوں میں ہیٹر کی سہولت مہیا ہوگی۔ ہر پرائیویٹ روم کے ساتھ بالکنی بنائی گئی ہے۔ مریضوں کے لئے علیحدہ طعام گاہ ہوگی۔ اس منزل کے وسط میں نرسنگ سٹیشن ہے۔ اور ڈیوٹی ڈاکٹر کا کمرہ بھی اسی منزل پر رکھا گیا ہے۔ آئندہ بقیہ ہسپتال سے رابطہ قائم کرنے کے لئے برج (Bridge) کی جگہ چھوڑی گئی ہے۔

اس عمارت کی تعمیر کے ساتھ ہی ساٹھ ہزار گیلن پانی ذخیرہ کرنے کے لئے نیا سینٹرل واٹر ٹینک بھی بنایا گیا ہے۔ اور گندی اور استعمال شدہ اشیاء کو سائنسی طریق پر ضائع کرنے کے لئے Incinerator بنایا گیا ہے۔ ڈبل چیمبر (double chamber) ہونے کے باعث یہ ماحول کو کم سے کم نقصان پہنچائے گا۔ اس کی تکنیک Environ mental Friendly ہے۔

سینٹرل آکسیجن پلانٹ

ہسپتال میں پہلی مرتبہ سینٹرل آکسیجن اور سینٹرل سکشن Medical Air (central Suction) کی سہولت جدید تقاضوں کے تحت مہیا کی گئی ہے۔ اس کے Points آئی سی یو وارڈ اور آپریشن تھیٹر میں مختلف جگہوں پر مہیا کئے گئے ہیں۔ نرسنگ سٹیشن پر الارم ہوگا جو پریشر کم ہونے کی صورت میں متنبہ کر دے گا۔ اس سسٹم پر مصنوعی سانس کی مشین کو بھی چلایا جاسکے گا۔

کمپیوٹر پروگرام

شعبہ گائنی میں ریکارڈ کو منظم طریق پر رکھنے کے لئے کمپیوٹر پروگرام کام کر رہا ہے۔ اس کا آغاز صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی محنت سے ہوا تھا اور ان کی شہادت کے بعد مکرم مشہود احمد صاحب کمپیوٹر انجینئر صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے نہایت اخلاص کے ساتھ طوعی طور پر یہ کام جاری رکھا۔ اس کے علاوہ بچوں کے آئی سی یو میں ریکارڈ رکھنے کے لئے کمپیوٹر پروگرام مکرم مشہود احمد صاحب نے تیار کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

Stronman فیصل آباد نے فرنیچر بطور ہدیہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

سنتالیس برس قبل 20 فروری کو عصر کی نماز کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے فضل عمر ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 20 فروری 2003ء کو عصر کے بعد ہی اس نئے ونگ کا افتتاح کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کا فیض ہمیشہ اس ہسپتال کو پہنچاتا رہے۔

شریف احمد بانی صاحب

بیگم زبیدہ بانی ونگ کا پس منظر

میرے والد صاحب میاں محمد صدیق صاحب بانی، والدہ محترمہ بیگم زبیدہ بانی صاحبہ اور خاکسار کو 1972ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران کسی نے ذکر کیا۔ کہ مکہ میں پانی کی سخت قلت ہوا کرتی تھی۔ بغداد کی ملکہ زبیدہ نے پانی کی فراہمی کے لئے ایک نہر بنوائی۔ جو نہر زبیدہ کہلاتی ہے۔ اور مکہ والے اس نہر سے مستفید ہو رہے ہیں۔ یہ بات سن کر جناب والد صاحب نے والدہ صاحبہ سے کہا۔ ”کہ نام تو تمہارا بھی زبیدہ ہے۔ کیا تم نے بھی رفاہ عام کا ایسا کوئی کام کیا ہے۔“ والدہ صاحبہ نے جواب دیا۔ کہ خوش قسمتی سے مجھے حج کی توفیق ملی ہے۔ میں خانہ کعبہ میں جاکر اپنے رب کے حضور التجا کروں گی۔ کہ وہ مجھے بھی ایسی ہی نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔

حج کے بعد ہم لوگ واپس کراچی آگئے۔ جناب والد صاحب 1974ء میں وفات پاگئے مکہ والی بات کا پھر گھر میں کبھی تذکرہ نہ ہوا۔ اور یہ بات بالکل ذہن سے اتر گئی۔ والدہ صاحبہ کی طبیعت ایسی تھی۔ کہ ہمیشہ خدمت خلق کے کاموں میں خرچ کرتی رہتی تھیں۔ اور خواہ کتنی بڑی رقم ان کے ہاتھ میں آتی۔ چند لمحوں میں راہ خدا میں خرچ کر دیتیں۔ اور اپنے پاس روپیہ جمع نہیں رہنے دیتی تھیں۔

اپریل 2000ء میں خاکسار نے حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست کی کہ محترمہ والدہ صاحبہ کی طرف سے فضل عمر ہسپتال میں ایک شعبہ کی تعمیر کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ حضور نے کمال شفقت سے منظوری عطا فرمائی۔ اور شعبہ کا نام ”بیگم زبیدہ بانی ونگ“ بھی منظور فرمایا۔ جتنی رقم خرچ ہونے کا اندازہ تھا۔ اس سے کہیں زیادہ رقم خرچ ہوئی۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ اس نے اپنی جناب سے ہمارے وسائل میں برکت عطا فرمائی اور یہ عظیم الشان منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچا نامعلوم والدہ صاحبہ نے کس درد کے ساتھ اپنے مولا کے حضور التجا کی تھی۔ جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ اور ہسپتال کا یہ ونگ خدمت خلق کے ایک عظیم منصوبہ کے طور پر وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ہسپتال کو دکھی انسانیت کی خدمت کا بہترین ذریعہ بنائے اور میرے والدین کو اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین

ایک اور بات جو لکھنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ میرے والدین کو قادیان اور درویشان قادیان سے عشق تھا۔ اور دونوں ہر لمحہ یہی سوچتے رہتے تھے۔ کہ ہر ممکن طریقہ سے درویشان کی خدمت کر سکیں۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے اپنے رسالہ ”الفرقان“ کے ”درویشان قادیان نمبر“ میں تحریر فرمایا:۔

”خدا تعالیٰ کے فضل سے درویشوں کی ضروریات کا خیال رکھنے کا جذبہ بہت سے مخلصین جماعت میں ہے لیکن مواخات کا حق ادا کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی۔ کلکتہ اور ان کی اہلیہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کو عطا فرمائی ہے۔ جو درویشوں کی جملہ ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ اور درویشوں کے سکون و اطمینان کے لئے نت نئے رنگ میں اپنے اموال درویشوں پر بے دریغ خرچ فرماتے رہتے ہیں۔ جن کی تفصیلات تاریخ زمانہ درویشی میں سنہری الفاظ میں لکھی جائیں گی۔ اور آئندہ نسلیں بھی ان کی خدمات کو عزت سے یاد کریں گی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء“

محترمہ والدہ صاحبہ گزشتہ 30 سال سے میرے پاس کراچی میں قیام پذیر تھیں میرے دو بھائی اور ایک ہمشیرہ کلکتہ میں رہتے ہیں۔ کبھی کبھی ان سے ملنے کلکتہ تشریف لے جاتی تھیں۔ اور تھوڑا عرصہ قیام کرکے واپس تشریف لے آتی تھیں۔ آخری دفعہ 1996ء میں کلکتہ گئیں۔ تو شدید بیمار ہوگئیں۔ اور علالت کی وجہ

باقی صفحہ 6 پر

غیر معمولی انتظامی صلاحیت کی حامل شخصیت

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ

امتیاز احمد راجیکی صاحب

برسوں پہلے کی بات ہے۔ میں نے فون کیا: ’’حضرت میاں صاحب، میں امتیاز راجیکی فلاڈلفیا سے عرض کر رہا ہوں۔ ایک ذاتی مشورے اور دعا کے لئے حاضر ہونا چاہتا ہوں‘‘۔

’’ضرور، جب چاہیں تشریف لے آئیں‘‘۔ ایک متانت اور شفقت سے بھرپور نحیف سی آواز کانوں میں گونجی۔

میں اس اچانک مراد برآنے پر متعجب ہوا مجھے امید نہ تھی کہ دنیا کی ایک عظیم شخصیت، جو دینی و دنیاوی ہر دو لحاظ سے ایک منفرد مقام اور مرتبے کی حامل ہو اور جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی امارت کے کٹھن منصب کی بجا آوری میں ہمہ تن مصروف ہو، مجھ جیسے عاجز اور بے بضاعت شخص کو اتنی آسانی سے شرف باریابی عطا کرنے پر راضی ہو جائے گی۔

میں نے دوبارہ کچھ شرمندہ سا ہو کر معذرت خواہانہ انداز میں عرض کیا: ’’میرا مطلب ہے، آپ کی بے حد قیمتی مصروفیات میں سے کسی وقت چند منٹ لے سکتا ہوں‘‘۔

’’ہاں ہاں، کیوں نہیں، آپ دور سے آ رہے ہیں۔ جس وقت آپ کو سہولت ہو، آ جائیں۔ میں ہر وقت حاضر ہوں‘‘۔ پھر وہی شفیق آواز میرا حوصلہ بڑھانے لگی۔ چنانچہ اپنے سفر کا اندازہ کر کے میں نے ملاقات کا ایک وقت طے کر لیا اور اسی روز امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن کے نواح میں پوٹامک (میری لینڈ) میں واقع آپ کی کوٹھی پر حاضر ہو گیا۔ ضروری مشورے اور درخواست دعا سے فارغ ہو کر واپس لوٹا تو دل عجیب تشکر اور طمانیت کے جذبات سے لبریز تھا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں حسن و احسان والی کیسی شفیق ہستی کے زیر سایہ رکھا ہوا ہے اور نظام جماعت کے ذریعے ہمیں گویا ایک ہی وجود بنا دیا ہے جس کا ہر دکھ سکھ سانجھا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سے یہ میری پہلی ملاقات نہ تھی۔ اس سے پہلے اور بعد میں بھی کئی بار آپ سے شرف مصافحہ نصیب ہوا اور آپ کی قربت کی سعادتیں لوٹیں۔ اگرچہ براہ راست آپ کی ماتحتی میں کسی خدمت کا اعزاز حاصل نہ ہوا۔ مگر پچھلے دس بارہ سالوں میں جب بھی موقع ملا۔ آپ کے فیض صحبت کے کچھ نہ کچھ موتی چننے کا فخر ضرور حاصل ہوتا رہا۔

حضرت میاں صاحب مرحوم کی شخصیت ایک ہمہ جہت، ہمہ رنگ، ہمہ ذوق شخصیت تھی۔ اس کے کسی بھی پہلو پر اظہار خیال کرنا بلا مبالغہ سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہے۔ ایک ایسی شخصیت جو کبھی ایک عظیم مدبر، مفکر، محقق، مقرر، معلم اور منتظم کی حیثیت سے سامنے آتی ہے۔ کبھی ایک مشیر، سفیر، وزیر اور امیر کا روپ دھار لیتی ہے۔ کبھی ریاضی کی گتھیاں سلجھا رہی ہے۔ کبھی اقتصادیات کے سبق سکھا رہی ہے۔ کبھی سیاست کے میدان کارزار میں معرکہ زن ہے تو کبھی انتظامیہ کی استاد و رہنما بنی ہوئی ہے۔ کبھی پورے کے پورے ملک کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے ہے تو کبھی امام وقت کے ادنیٰ چاکر کی حیثیت سے خدمت دین میں ہمہ وقت مصروف ہے۔ غرض آپ ایک ایسی تہہ در تہہ شخصیت تھے جس کی ہر تہہ الٹنے پر ایک نیا جہاں دکھائی دیتا ہے ایک ایسی ہمہ گیر کتاب حیات تھے جس کا ہر ورق پلٹنے پر نیا باب نمودار ہو جاتا ہے۔ ایک ایسی انجمن جس کی ہر محفل باذوق، ایک ایسا پھول جس کی ہر خوشبو لازوال اور ایک ایسا رنگ جس کا ہر پہلو خوشنما۔ اس انجمن کے تذکروں، اس رنگ و بو کی رعنائیوں، اس حسن و احسان کی لذتوں میں لوگ مدتوں ڈوبے رہیں گے۔ لکھنے والے اپنی خیال آرائیوں کے دامن بڑھاتے چلے جائیں گے اور پڑھنے سننے والے اپنے آتش شوق کو بھڑکاتے چلے جائیں گے۔ مگر انجام محفل اس حسرت کے سوا کچھ نہ ملے گا کہ ’حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا‘

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عاجز کو یہ اعزاز حاصل رہا کہ پچھلے دس بارہ سالوں میں امریکہ میں منعقد ہونے والی تقریباً ہر مجلس شوریٰ میں شرکت کی توفیق پائی۔ چند ایک بار رکن شوریٰ کی حیثیت سے مگر زیادہ تر ایک زائر اور ادنیٰ خادم کے طور پر۔ اس دوران میں خصوصیت سے مجھے حضرت صاحبزادہ صاحب کی شخصیت، آپ کے حسن کردار، نظم و ضبط، آپ کے تحمل، بردباری، معاملہ فہمی، دور اندیشی، فہم و بصیرت، علم و حکمت، خلافت احمدیہ اور نظام جماعت کے احکامات و ارشادات کو حقیقی گہرائی سے سمجھ کر پورے تدبر اور بصیرت کے ساتھ ان کی ترویج و تدوین اور ان پر عمل درآمد کے بندوبست کو دیکھنے کا موقع ملا۔ میں سمجھتا ہوں۔ حضرت میاں مظفر احمد صاحب کا صرف یہی کارنامہ آپ کو تاریخ احمدیت میں ہمیشہ سنہری حروف سے محفوظ کرنے کیلئے کافی ہے کہ کس طرح آپ نے امریکہ جیسے ملک میں خلافت کے بعد سب سے اہم ادارے یعنی ’’شوریٰ‘‘ کو استحکام بخشا۔ اور اپنی اولوالعزم فراست اور تدبر سے اسے ایسی مضبوط بنیادوں پر قائم کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ مستقبل کے مورخین ہی نہیں، اگر حال کے ناقدین اور علم کے متلاشی حضرات بھی نظام شوریٰ کا گہرا مطالعہ کرنا چاہیں تو میں سمجھتا ہوں۔ حضرت میاں صاحب کی زیر صدارت امریکہ میں منعقد ہونے والی شوریٰ کی کارروائیوں کے ٹیپس ایک انمول خزانہ ہیں۔

امریکہ کو خدا تعالیٰ نے کئی لحاظ سے اولیت اور فضیلت عطا فرمائی ہے۔ جس طرح دنیاوی معاملات میں اس کی تحریکات کے دوررس نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح جماعتی لحاظ سے بھی یہاں کی تحریکات اور قربانیوں کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ ان تمام کارروائیوں کو یکجہتی اور مرکزیت کے تحت باریک بینی اور حسن انتظام کے ساتھ مستقل بنیادوں پر استوار کر دینا ایک کٹھن اور دشوار گزار کام ہے۔ حضرت میاں صاحب نے امریکہ میں جہاں نظام جماعت کے دوسرے شعبوں کو ایک فعال، مثبت اور منضبط طریق پر مستحکم کیا، وہاں خصوصیت سے شوریٰ کے نظام کو اپنی حقیقی دینی روح اور جماعتی منشاء کے مطابق ڈھال دیا۔ امریکہ کی اس کامیابی میں حضور انور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ اور راہنمائی میں حضرت میاں صاحب مرحوم کی ذاتی شخصیت نے غیر معمولی کردار ادا کیا۔ آپ کے مزاج اور منتظمانہ تربیت کے خاص رنگ اور آپ کے لئے احباب جماعت کے دلوں میں خصوصی احترام، محبت اور وفا کے جذبے نے اس ’’جوئے شیر‘‘ کو آسان بنا دیا۔

مجلس شوریٰ کے اجلاسوں کے دوران میں جب میں میاں صاحب محترم کو دیکھتا تو عقل دنگ رہ جاتی کہ اسّی سال سے تجاوز کئے ہوئے، نحیف و نزار وجود اپنے جھکے ہوئے کندھوں اور خمیدہ کمر پر کس قدر کوہ گراں اٹھائے ہوئے ہے۔ آپ تینوں دن تمام اجلاسوں میں اول سے آخر تک شامل رہتے اور وقفوں کے دوران میں بھی پل بھر کے لئے آرام نہ لے پاتے۔ مسلسل صدران اور نمائندگان سے انفرادی ملاقاتوں میں انہیں ضروری ہدایات سے نوازتے رہتے۔ یہ تو صرف تین دن کی کارروائیاں تھیں جن کا ہم کبھی کبھار ملنے والے مشاہدہ کر پاتے۔ مگر اس کے پس منظر میں ان اجلاسوں کی تیاری اور بعد ازاں ان کی رپورٹنگ اور ان پر عملدرآمد کا مستقل جائزہ لینے میں اس پیر مغاں کی کتنی بے قرار راتیں اور دن صرف ہوتے، یہ سوچ سوچ کر میرا ذہن کھولنے لگ جاتا۔

ان سارے امور کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ فی الحقیقت شوریٰ کے اجلاسوں کو کنڈکٹ کرنا غیر معمولی عرق ریزی اور محنت کا کام ہے۔ اس میں ہمہ نوع افراد شامل ہوتے ہیں۔ مختلف رنگ و نسل، عمر و مزاج اور تعلیم و تربیت کے حامل افراد۔ مگر ان میں ایک چیز بہرحال مشترک ہوتی ہے اور وہ ہے خلوص نیت، نظام جماعت سے وفا اور اطاعت اور ایک صاحب بصیرت امیر، اپنے تدبر اور معاملہ فہمی کی بنا پر ان کی انہیں خوبیوں کے پیش نظر ان مختلف الخیال آراء سے بہترین رنگ میں فائدہ اٹھاتا ہے۔ حضرت امیر صاحب مرحوم میں یہ صلاحیت بدرجہ اتم موجود تھی۔ آپ میں حد درجہ تحمل، بردباری اور نظم و ضبط تھا، بڑی خوش خلقی اور دلجمعی سے مقررین کی آراء سنتے۔ ایک لحاظ سے انہیں کھل کر اظہار خیال کا موقع دیتے اور مناسب مقام پر حدود و قواعد کا پابند بھی فرما دیتے۔ غیر ضروری مباحث پر فوراً کنٹرول کرتے تاکہ وقت کا ضیاع نہ ہو بلکہ اس کا بہترین مصرف ہو۔ اور انفرادی طور پر اس رنگ میں اصلاح فرماتے کہ کسی کی دلشکنی بھی نہ ہو۔ وضاحت طلب امور پر دوران تقریر ہی مقرر سے سوال بھی فرماتے اور متعلقہ سیکرٹریان کو ریمارکس پیش کرنے کے لئے بلا لیتے۔ ایک موقع پر مجھے بھی اس کا ملاجلا تلخ و شیریں تجربہ ہوا۔ میں نے ایک تجویز مختلف رنگ میں پیش کی۔ آپ نے متعلقہ سیکرٹری صاحب سے رپورٹ طلب فرمائی اور میرے نکتہ نظر کی تفصیل کے لئے استفسار شروع کر دیا۔ میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ کیونکہ میرے پاس صرف ایک آئیڈیا تھا، اس کی تفصیلات نہیں تھیں۔

عام طور پر آپ کی مقرر کردہ سب کمیٹیوں کی رپورٹس اور تجویزات بڑی مدلل، موزوں اور حسب ضرورت خال ہوتیں اور انہیں قبول کر لیا جاتا۔ تاہم اجلاس عام میں جب انہیں پیش کیا جاتا اور نمائندگان کی رائے لی جاتی تو عندالضرورت ان تجویزات میں مناسب ترمیم و تبدل بھی فرماتے؟ بلکہ ایک بار آپ نے ایک سب کمیٹی کی تجاویز کو کلیۃً رد فرما دیا کہ جس مقصد کے تحت ایجنڈے میں سفارشات رکھی گئی تھیں، اس کی طرف کماحقہ توجہ نہیں دی گئی۔

مجلس شوریٰ کے اجلاس کے بغیر بھی اگر کوئی تجویز سامنے آتی تو آپ اس کا فوری نوٹس لیتے اور مناسب کارروائی کرتے۔ ایک دفعہ میں نے شوریٰ کے اختتام کے بعد ایک امر پر تحریری اظہار خیال کیا۔ آپ نے بڑی شفقت سے اس کا جائزہ لیا اور اپنے ہاتھ سے ایک مختصر نوٹ لکھ کر رائج طریق کی وضاحت فرمائی۔

2001ء میں آپ نے آخری بار مجلس شوریٰ میں شرکت فرمائی۔ بے حد کمزوری اور ضعف کے باوجود پوری چابکدستی اور بیدار مغزی سے تمام دنوں کی مکمل کارروائیوں میں حصہ لیا مگر جسمانی طور پر آپ بہت نحیف ہو چکے تھے اور زیادہ اٹھک بیٹھک اور چلنے پھرنے میں دشواری محسوس کرتے تھے۔ اس سال، امیر اور مجلس عاملہ کے انتخابات بھی تھے۔ آپ کا ہمیشہ سے یہ طریق رہا کہ دوران الیکشن آپ کرسی صدارت سے اتر آتے اور نیچے آ کر عام ممبران کے ساتھ بیٹھتے، مگر اس دفعہ پہلی بار آپ نے معذرت فرمائی اور بڑی عالی ظرفی سے اجلاس کے سامنے اپنی ناگزیر مجبوری کا اظہار کیا۔ یہ آپ کی بہت کریمانہ محبت اور عظمت کردار کی عجیب عاجزانہ شان تھی کہ نہایت عالی مرتبت ہونے کے باوجود انتہائی منکسر المزاج، غریب پرور اور شفیق ہستی

تھے۔ اسی منکسر المزاجی اور عاجزی کے تحت بہت سال پہلے آپ نے ایک تجویز رکھی اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس کی اجازت طلب فرمائی کہ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ بھی مالی قربانی میں آگے بڑھے اور کسی ایک چندے میں باقی دنیا کی جماعتوں سے سبقت لے جائے۔ اس مقصد کے تحت آپ نے ''وقف جدید'' کو چنا اور اس کے لئے بڑے منظم طریق پر کوششیں شروع کر دیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی ان عاجزانہ کوششوں کو اس طرح نوازا کہ امریکہ نہ صرف ''وقف جدید'' کے چندے میں باقی دنیا پر سبقت لے گیا بلکہ چند سالوں کے اندر اندر مجموعی مالی قربانی میں بہت آگے بڑھ گیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی شخصیت کا ایک اور پہلو آپ کی نصائح سے پر تقاریر کا ایک طویل سلسلہ ہے جو آپ نے جلسہ سالانہ، اجتماعات اور شوریٰ کے اجلاسوں سے فرمایا۔ اس میں خصوصیت سے سیرت و حیات طیبہ حضرت اقدس مسیح موعود کے موضوع پر آپ کے بلند پایہ خطابات ایک عجیب شان کے حامل ہیں۔ ان میں اتنا جذب، چاشنی اور گہرائی پائی جاتی ہے، جو بہت کم مقررین کو حاصل ہے۔ آپ بہت دھیما، الفاظ کے اتار چڑھاؤ اور آواز کے زیر و بم سے مبرا بظاہر بے حد سادہ انداز اختیار کرتے، مگر درحقیقت اپنے اثر اور دیرپا نقش میں وہ روح کی گہرائیوں میں اتر جانے والا انداز ہوتا آپ عام طور پر لکھی ہوئی تقریر کرتے جس کا ایک ایک لفظ گویا نگینوں کی طرح پرویا ہوتا۔ ایسے محسوس ہوتا کہ اس میں کسی شے کا اضافہ کیا جاسکتا ہے نہ کوئی موتی اپنی جگہ سے ہٹایا جاسکتا ہے۔ میں نے بڑے بڑے پراثر شعلہ بیان مقرروں کو سنا ہے جو یقیناً محفل میں سماں باندھ دیتے ہیں۔ مگر حضرت میاں صاحب جیسی دلکشی اور دل کی گہرائیوں میں اتر جانے والی باتیں بہت کم سنی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا یہ آپ کے خالص، سچے اور بے لوث دل کی باتیں تھیں، جو براہ راست سننے والے کے دل میں اترتی جاتیں۔ اس کی کوئی تشریح کوئی توضیح، کوئی تصریح ممکن نہیں۔ اسے فصاحت و بلاغت کے کسی معیار پر پرکھا نہیں جاسکتا بلکہ حقیقتاً وہ خود ہی ایک معیار تھا اپنی سچائی کا، اپنے سچے عاشقانہ جذبوں کا۔ آپ اپنے خطابات کے آخر میں بہت خوبصورت نصائح کرتے اور دعاؤں کی تلقین فرماتے جو سننے والوں کے رگ و پے میں نئی امنگوں، نئے ولولوں کا باعث بنتیں۔ ایک عزم نو کو جنم دیتیں اور اتنی خوبصورتی اور مضبوطی سے دل کی گہرائیوں میں اتر جاتیں کہ بے ساختہ کوئی آنکھ بھیگے بغیر نہ رہ پاتی۔

آج بھیگی ہوئی آنکھوں نے اپنے محبوب امیر کو فردوس بریں کے سفر پر روانہ کر دیا۔ آپ کی ان حسین یادوں اور قیمتی ورثے کو سینوں سے لگائے ہوئے۔ جو اس نابغہ روزگار وجود نے قادیان کے روحانی ماحول میں پرورش پا کر اس حسن تربیت کے ثمر کو ہم تک پہنچایا۔ عمر بھر ہمارے ہر دکھ سکھ کو اپنے فیض رحمت سے سیراب کیا اور جماعت کو ایک ایسی لڑی میں پرو دیا جس کا ہر موتی ایک دوسرے سے ٹکراتا ہے تو صیقل ہوتا جاتا ہے۔ اپنے حسن اور چمک دمک میں نکھرتا جاتا ہے۔ یہ حسن، یہ چمک، یہ نکھار یقیناً عرش معلیٰ پر آپ کے درجات کی بلندی اور تابانی کا باعث بنے گا اور اس محسن اور مظفر و منصور وجود کے لئے آغوش رحمت باری کو وا کرنے کا سبب ہوگا۔

نصیر احمد صاحب انجم

برصغیر کا موسمی تہوار۔ بسنت

اس کے ساتھ بہت سی نقصان دہ حرکات فروغ پا چکی ہیں

ایسی کھیلوں کو رواج دیں جو آئندہ زندگی میں کام آئیں

کھیل اور تفریح انسانی زندگی میں خوشگوار رنگ بھرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے لیکن اگر یہی تفریح حد سے تجاوز کر جائے تو سکون و اطمینان کی بجائے نقصان اور فساد کا باعث بن جاتی ہے۔

گزشتہ چند سالوں سے پاکستان کے چند بڑے شہروں میں ''بسنت'' کا تہوار بڑے عجیب اور بے ہنگم انداز میں منایا جانے لگا ہے ہندوستان میں سردیوں کے اختتام کے موقعہ پر خوشی کے اظہار کا تہوار بسنت کہلاتا ہے۔ لیکن موجودہ دور میں اس کے ساتھ پتنگ بازی اور دیگر بہت سی خطرناک اور بے تحاشہ روپیہ ضائع کرنے والی، مخرب الاخلاق حرکات بھی فروغ پا چکی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے خدام و اطفال کو ان فضولیات سے ہر ممکن حد تک بچنا چاہئے اس سلسلہ میں درج ذیل امور ملحوظ رکھیں۔

1- قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔ کہ مومن ہر لغو کام سے پرہیز کرتے ہیں۔ پس احمدی نوجوانوں اور بچوں کو صحت' وقت اور روپیہ برباد کرنے والی تمام لغویات سے کلیتہً پرہیز کرنا چاہئے۔

2- بسنت کے موقعہ پر پتنگ بازی اور پھر اس کے ساتھ دھاتی تار کا استعمال اونچی آواز میں ڈیک لگا کر گانوں کے کیسٹ چلانا' فائرنگ کرنا' سب لغو اور فضول کام ہیں۔ ایسی حرکات کرنے والے کے ذاتی نقصان کے ساتھ ساتھ' اس سے معاشرے کا امن بھی برباد ہوتا ہے۔ اور اپنی خوشی کی خاطر دوسروں کو تکلیف میں ڈالنا ہرگز جائز نہیں۔ اس لئے ہمارے خدام و اطفال کو معاشرے کے لئے مفید وجود بننا چاہئے نہ کہ باعث تکلیف۔

3- کھیل اور تفریح ایسی اپنانی چاہئے جو آپ کی جسمانی و ذہنی قوتوں میں اضافہ کرے۔ بانی خدام الاحمدیہ نے اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی فرمائی ہوئی ہے۔ حضرت مصلح موعود کے درج ذیل ارشادات پر عمل پیرا ہوں۔

فرمایا:-

''عام قانون یہی ہے کہ جو اوسط درجہ کی قوت برداشت کا انسان ہو اس کی خرابی صحت کے ساتھ دماغ پر برا اثر ضرور پڑتا ہے۔ کم سے کم سستی۔ کسل اور ہمت کی کمی ضرور پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کسل اور سستی اور ہمت کی کمی بھی ایسے امور ہیں کہ اگر کسی قوم میں پیدا ہو جائیں تو خطرناک نتائج ظاہر ہونے لگتے ہیں''۔

(مشعل راہ جلد اول ص196)

ایک موقعہ پر فرمایا:-

''خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ اس قسم کی آوارگیوں کو خواہ وہ دماغی ہوں یا جسمانی روکیں اور دور کریں۔

(مشعل راہ جلد اول ص116)

ہمیں کس قسم کے کھیل اور تفریح اختیار کرنی چاہئے اس کے متعلق فرمایا:-

''نوجوانوں میں ایسی کھیلیں رائج کی جائیں جو ان کی آئندہ زندگی میں کام آئیں .... مثلاً دوڑنے کی مشقیں ہیں۔ آگ بجھانے کی مشق ہے۔ آگ میں سے کود کر نکلنے کی مشق ہے۔ یہ سب ہنر ایسے ہیں جن سے مردانگی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ باتیں آئندہ زندگی میں کام آتی ہیں۔ اس کے علاوہ کان' ناک اور آنکھ کی قوتیں بڑھانے کے متعلق میں نے کہا تھا۔ مشق کرنے سے یہ قوتیں تیز ہو جاتی ہیں اور ایسا آدمی جس کی یہ قوتیں تیز ہوں بہت سے ایسے کام کرسکتا ہے جسے عام آدمی نہیں کر سکتے۔'' (مشعل راہ جلد اول ص543)

علاوہ ازیں آپ نے خدام میں ایسی کھیلیں رائج کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے جو حواس خمسہ تیز کرنے والی ہوں۔

آخر پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ جملہ خدام و اطفال کو محفوظ و مامون رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4

سے واپسی کا سفر ممکن نہ رہا۔ اور آخر ستمبر 2001ء میں کلکتہ میں ہی وفات پا گئیں۔

شاید قادیان کی محبت کی وجہ سے مشیت ایزدی انہیں ہندوستان لے گئی۔ اور اس طرح ان کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور اپنی رحمت کے سایہ تلے انہیں جگہ دے۔ اور ہمیں اپنے بزرگ ماں باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اے خدا برتربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34610 میں امۃ الرحمٰن زوجہ سعید احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- طلائی زیورات وزنی 4 تولے 3 ماشے مالیتی -/28580 روپے۔ 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/11000 روپے۔ 3- ترکہ والد مکان واقع دارالرحمت غربی ربوہ مالیتی -/800000 روپے جس کے ورثاء میری والدہ دو بھائی اور چھ بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الرحمٰن زوجہ سعید احمد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رشید احمد وصیت نمبر 29851 گواہ شد نمبر 2 عبدالحلیم ولد عبدالقادر دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر 34611 میں سیدہ عابدہ تسنیم زوجہ سید آفتاب احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/18000 روپے۔ 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ 3- سلائی مشین مالیتی -/1000 روپے۔ 4- کلائی گھڑی

مالیتی -/500 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی

وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامتہ سیدہ عابدہ تسنیم زوجہ سید آفتاب احمد دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 کلیم احمد طاہر وصیت نمبر 26138 گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد ناصر وصیت نمبر 21851

تبصرہ کتب

کاروان حیات

نام کتاب: کاروان حیات

مصنف: ابوالعارف سید سلیم شاہجہانپوری

تعداد صفحات: 840

قیمت: 400 روپے

مقام اشاعت: کراچی

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے شاگرد رشید محترم ابوالعارف سید سلیم احمد شاہجہانپوری شعر و سخن کی دنیا میں جانی پہچانی شخصیت ہیں- ایک کہنہ مشق شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ سلیس ادبی تحریر پر بھی عبور حاصل ہے- قبل ازیں آپ کے کئی شعری مجموعے اور دوسری کتب شائع ہو چکی ہیں- خدا کے فضل سے عمر 92 سال ہو چکی ہے اور شعر و سخن کی خدمت جاری ہے-

زیر تبصرہ کتاب کاروان حیات میں آپ نے جہاں اپنی زندگی کے کاروان کی مختلف منزلوں کا تفصیلی بیان کیا ہے وہاں سلیس ادبی تحریروں سے مختلف موضوعات پر بھی قلم اٹھایا ہے- یہ کتاب سفرنامے کے رنگ میں سوانح عمری ہے- جس جس دشت کی سیاحی کی اس کا آنکھوں دیکھا اور تاریخی احوال بھی ازدیاد علم کے لئے قلمبند کر دیا ہے- برصغیر کے تاریخی مقامات اور لائبریریوں کے علاوہ شمالی امریکہ کے قابل دید مقامات کو بھی تحریر کی صورت دی گئی ہے- زندگی کے مختلف یادگار لمحوں کو کیمرہ کی آنکھ نے دیکھا تو ان کو زینت قرطاس کر دیا گیا ہے آپ کی کتاب بینی کے شوق لائبریریوں کے احوال اور جمالیاتی ذوق کے مظاہر اس کتاب میں نظر آئیں گے-

زندگی کے سفر میں جو جماعتی خدمات کی توفیق ملی ان کو اپنے مشاہدات کے ساتھ قارئین کے لئے سپرد قلم کر کے نہ صرف اپنے خاندان کے لئے بلکہ جماعتی خاندان کے لئے محفوظ کیا ہے تا آنیوالے ان راہوں سے اپنی منزل ڈھونڈیں- مختلف سیرگاہوں کو موضوع بنایا گیا ہے اور جو ان مقامات تک نہیں پہنچ سکتے ان کو پڑھ کر لطف اندوز اور اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں- کتاب کے آخر پر بعض نظموں کو بھی جگہ دی گئی ہے- اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول کرے اور آئندہ نسلوں کے ازدیاد علم اور روشنی کا موجب بنائے- آمین

(ایم- ایم- طاہر)

بقیہ صفحہ 1

ایک مخلص فدائی' دعاگو بزرگ تھے- پوری زندگی خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر گزاری- طبیعت میں بہت سادگی تھی آپ نے 93 سال کی عمر پائی- آپ کے بیٹے مکرم محمد اسلم خالد صاحب بھی ان کے رنگ میں رنگین ہو کر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن میں آنریری خدمات سرانجام دیتے ہیں- اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے- آمین (آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی)

محترم سید میر مسعود احمد صاحب

مربی سلسلہ

✿ محترم سید میر مسعود احمد صاحب یکم ستمبر 1927ء کو حضرت میر محمد اسحق صاحب کے ہاں قادیان میں پیدا ہوئے اور 75 سال کی عمر میں 23 دسمبر 2002ء کو ربوہ میں وفات پا گئے- آپ نے 50 سال سے زائد عرصہ تک جماعت کی خدمات کی توفیق پائی ہے اس دوران آپ [illegible] نائب وکیل الدیوان' سیکرٹری مجلس تحریک جدید' قائمقام وکیل اعلیٰ' وکیل صد سالہ جشن تشکر' نگران متخصصین اور بعض دیگر اہم عہدوں پر فائز رہے آپ بیرون ملک ڈنمارک اور سوئٹزرلینڈ میں بھی بحیثیت مربی خدمات دینیہ سرانجام دیتے رہے ہیں-

محترم میر مسعود احمد صاحب ایک عالم باعمل' درویش صفت' نیک اور سادہ طبیعت' دعاگو بزرگ تھے آپ محترم حضرت مرزا منصور احمد صاحب مرحوم کے داماد' محترم مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ کے بہنوئی اور حضرت میر داؤد احمد صاحب مرحوم سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ اور سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کے بھائی تھے-

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹوں سے نوازا جو مختلف رنگوں میں جماعتی خدمات بجا لا رہے ہیں آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ کی چھوٹی چار دیواری میں ہوئی اور آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم کے پہلو میں دفن کیا گیا ہے- آپ نے اپنی بیگم محترمہ صاحبزادی امتہ الرؤف صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں- اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے- آمین

محترم نواب عباس احمد

خاں صاحب

✿ حضرت مسیح موعود کے نواسے حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے پوتے' حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کے بیٹے محترم نواب عباس احمد خاں صاحب مورخہ 2 فروری 2003ء کو لاہور میں 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے-

محترم نواب عباس احمد خاں صاحب نے قادیان میں قیام کے دوران خدام الاحمدیہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات کی توفیق پائی- آپ خدا کے فضل سے موصی تھے- تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی' آپ کی بیگم صاحبزادی امتہ الباری صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی ہیں- آپ نے اپنی بیگم کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں- اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت و رحمت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے-

مکرم قریشی محمد افضل

صاحب مربی سلسلہ

✿ محترم قریشی محمد افضل صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت حافظ محمد حسین صاحب قریشی کے بیٹے تھے- آپ نے 88 سال کی عمر میں 21 دسمبر 2002 کو ربوہ میں وفات پائی- آپ نے 45 سال تک مرکز سلسلہ کے علاوہ نائیجیریا' گھانا' سیرالیون آئیوری کوسٹ اور ماریشس میں گرانقدر خدمات کی توفیق پائی- آپ دوران خدمت 28 سال تک اپنے اہل و عیال سے دور دیار غیر میں اعلائے کلمہ حق کی غرض سے مقیم رہے- آپ نہایت شریف النفس سادہ طبیعت کے مالک تھے- آپ کو عربی' انگریزی اور فرانسیسی زبان پر عبور حاصل تھا- آپ ان مربیان میں شامل تھے جن کا تذکرہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جون 1970ء میں مقام نعیم پر فائز مربیان کے طور پر فرمایا تھا- اللہ تعالیٰ مرحوم کو مقام محمود عطا فرمائے-

محترم ملک صلاح الدین

ایم-اے درویش قادیان

مؤلف رفقاء احمد

✿ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم-اے 2 فروری 2003ء کو قادیان میں وفات پا گئے ہیں- آپ کی عمر 90 سال تھی- آپ کی 68 سالہ جماعتی خدمات کی فہرست طویل ہے- آپ نے 1935ء میں زندگی وقف کی- آپ کو حضرت مصلح موعود کا پرائیویٹ سیکرٹری رہنے کی سعادت نصیب ہوئی اس کے علاوہ آپ کو وکیل اعلیٰ قادیان' قائمقام ناظر اعلیٰ' ناظم وقف جدید' وکیل المال اور امیر قادیان کے علاوہ بہت سے عہدوں پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی اسی طرح اخبار ''البدر'' کے ایڈیٹر بھی رہے- ان کی سب سے گرانقدر خدمت وہ سلسلہ تالیف ہے جو (رفقاء) احمد کے نام سے مشہور ہے- ملک صاحب مرحوم حقیقی معنوں میں درویش صفت انسان تھے اور اپنی نیک طبیعت مزاج اور اخلاص کی وجہ سے بڑے نمایاں تھے- ملک صاحب مرحوم نے اپنی اہلیہ ثانی اور ہر دو اہلیہ سے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں- آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے-

ولادت

✿ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان پنشنر (انسپکٹر) وقف جدید دارالیمن شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم ملک صلاح الدین احمد اور مکرمہ تہمینہ ملک حال جرمنی کو مورخہ 12 مئی 2002ء بروز اتوار جرمنی میں پہلا بیٹا عطا فرمایا- جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ''ایقان احمد ملک'' عطا فرمایا ہے- بچہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ملک مشتاق احمد صاحب انور آف جرمنی کا پہلا نواسہ ہے-

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے- کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک' لائق اور لمبی عمر والا مخلص خادم دین بنائے- آمین

سانحہ ارتحال

✿ مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب محمود آباد کراچی لکھتے ہیں- میرے تایا مکرم رشید احمد بٹ صاحب ابن مکرم حافظ عبدالواحد صاحب (مرحوم) آف نبی سر روڈ (سندھ) حال مقیم ڈرگ روڈ کراچی مورخہ یکم فروری 2003ء بعمر 68 سال وفات پا گئے- آپ موصی تھے- آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ' چار بیٹے' چار بیٹیاں چھوڑی ہیں- احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے-

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 19 فروری 2003ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	کارٹون
1-40 a.m	تربیتی پروگرام
2-30 a.m	کوئز
3-30 a.m	خطبہ جمعہ 25 مئی 1990ء
4-30 a.m	طب وصحت کی باتیں
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' تاریخ احمدیت' عالمی خبریں
6-00 a.m	گلدستہ پروگرام
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-40 a.m	ہماری کائنات
8-10 a.m	اردو کلاس
9-15 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-40 a.m	گفتگو
10-15 a.m	خطبہ جمعہ 25 مئی 1990ء
11-00 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-15 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	سواحیلی سروس
1-30 p.m	ہماری کائنات
2-00 p.m	مجلس سوال وجواب
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-05 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' تاریخ احمدیت' عالمی خبریں
5-55 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ 25 مئی 1990ء
8-40 p.m	تقریر
9-00 p.m	فرانسیسی ملاقات
10-25 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

جمعرات 20 فروری 2003ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	تقریر
1-40 a.m	خطبہ جمعہ 25 مئی 1990ء
2-25 a.m	گلدستہ پروگرام
3-00 a.m	ہماری کائنات
3-30 a.m	مجلس سوال وجواب
4-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
5-35 a.m	مجلس سوال وجواب
7-05 a.m	ہماری کائنات
7-30 a.m	چلڈرنز پروگرام
8-00 a.m	تربیتی پروگرام
8-30 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
9-35 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-35 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سندھی سروس
1-15 p.m	سندھی سروس
1-35 p.m	سندھی مذاکرہ
2-45 p.m	مجلس سوال وجواب
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	سنگ میل
4-45 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	ترجمۃ القرآن
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمدججہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع کراچی میں بھیج رہا ہے۔

1- توسیع اشاعت الفضل۔
2- وصولی چندہ الفضل و بقایات جات۔
3- ترغیب برائے اشتہارات

(مینیجر الفضل)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب صدر حلقہ کلیار ٹاؤن سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی امۃ السبحان صاحبہ اہلیہ منیر احمد صاحب چک 86 شمالی سرگودھا کو اللہ تعالیٰ نے 27 نومبر 2002ء کو بیٹی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیٹی کا نام سدرہ منیر عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ بچی کے نیک اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے نیز بچی کی والدہ کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم شبیر احمد صاحب (قصاب) دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ کی ٹانگ میں فریکچر ہو گیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

محترم چوہدری احمد خان صاحب باجوہ سابق معلم وقف جدید محلّہ دارالرحمت وسطی مکان نمبر 6/19 کی اہلیہ محترمہ احمد بی بی صاحبہ ایک طویل علالت کے بعد مورخہ 14 فروری 2003ء بروز جمعۃ المبارک صبح 8-30 بجے فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ اسی روز بیت المبارک میں بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء و مینیجر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت صابر خاتون تھیں۔ انؓ کے بیٹے محترم حسن پرویز باجوہ صاحب (جیالوجسٹ و ماہر ماحولیات) ہیوسٹن امریکہ والدہ محترمہ کی تشویشناک اطلاع ملنے پر چند روز قبل ہی پاکستان پہنچ چکے تھے۔ احباب جماعت سے دلی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

ولادت

مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم صلاح الدین صاحب آف فرینکفرٹ جرمنی اور مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ کو مورخہ 12 جنوری 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ثمین احمد تجویز ہوا ہے اور وہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمد شریف صاحب جنجوعہ دارالرحمت غربی ربوہ ابن مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم۔اے کی پوتی ہے۔ اور مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب ارشاد ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ناصر آباد غربی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک' صالحہ' خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کی عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر احمد ناصر شہزاد صاحب دارالفضل غربی ربوہ کو یکم فروری 2003ء کو بیٹے سے نوازا ہے اس کا نام عاتک شہزاد تجویز کیا گیا ہے اور خدا کے فضل سے ''وقف نو'' کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور صالح مخلص خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

حبوب مفید اطہرا
چھوٹی -/50 روپے بڑی -/200 روپے
تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
دوکان 211158 رہائش 214454 (گلی کے اندر ہے)
E-mail.bhai bhai60@yahoo.com

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کے لئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیوڈاکٹر
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود 4844986

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29